قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 10 مارچ 2021ء | 25 رجب 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:59

فرمانِ رسول ﷺ

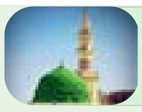

”ہر کمالے را زوالے“

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا اس کی اونٹنی دوڑ میں سب سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت ﷺ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا، اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے غرور کو توڑنے کے لئے اسے نیچے دکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ناقۃ النبی ﷺ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

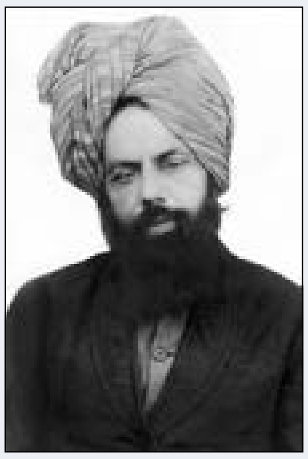

انکسار اور فروتنی ماموروں کا خاصہ ہے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ بہت رحیم وکریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لیے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل وخوار کیا۔ اس لیے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپ ﷺ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ)۔ یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد وپیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی کے انکسار وفروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہوسکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کردیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہوگیا، بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کرلیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کرکے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخداترسی یا خداترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 437-438)

ارشادِ باری تعالیٰ

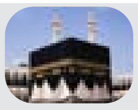

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔

(سورۃ الفرقان:64)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ”سلام“۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

اس زمانے میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں“۔

(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یہ عاجزانہ راہیں تھیں جنہوں نے ترقی کی نئی راہیں کھول دیں۔ پس ہم جو آپ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں، ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے بھی بچا کے رکھے گی اور یہی چیز ہے جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی انائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔ فرمایا اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ۔ یہ آسان کام نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ وہ تمام باتیں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو صبر اور صلوٰۃ کو اُس کی صحیح روح کے ساتھ اور عاجزی دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے بجالانے سے روکتی ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ اُس کا بندہ اُس صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرے اور ایسی عبادت کے معیار بنائے جس میں ایک لحظ کے لئے بھی غیر کا خیال نہ آئے۔ دنیاوی کاموں کے دوران بھی دل خدا تعالیٰ کے آگے جھکا رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمادیا کہ ایسی حالت پیدا کرنا آسان نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ اور اس بوجھل چیز کو اُٹھانا بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مدد چاہو، اُس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- دعا (منظوم)
- خداداری چہ غم داری
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تحت تعلیمی وظائف کا تعارف

دربارِ خلافت

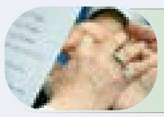

ماں باپ کے احسانوں کا ایک انسان بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن دعا اور حسن سلوک ضروری ہے......مزید دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر والدین کا وجود ہے، یہ ایسا وجود ہے کہ انسان تمام عمر بھی ان کے احسانوں کا بدلہ نہیں اتار سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی تمہارے ساتھ سلوک کریں، تمہارے سے سختی کریں، نرمی کریں، تم نے ہر حال میں ان سے نرمی اور محبت کا سلوک کرنا ہے۔تم نے ان کی کسی بری لگنے والی بات پر بھی اُف تک نہیں کہنی۔صبر سے ہر چیز کو برداشت کرنا ہے۔ ہمیشہ ان سے نرمی اور پیار کا معاملہ رکھنا ہے کیونکہ تمہارے بچپن میں ان کی جو تمہارے لئے قربانیاں ہیں تم ان کا احسان نہیں اتار سکتے۔ اور یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے لئے اس طرح دعا کیا کرو کہ رَبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا (بنی اسرائیل: 25) کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی میں ملے اس کی ناک، مٹی میں ملے اس کی ناک۔ یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے۔یعنی ایسا شخص قابل مذمت ہے، بڑا بدبخت اور بدقسمت ہے۔ لوگوں نے عرض کی کونسا شخص؟ تو آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ (مسلم کتاب البر و الصلۃ باب رغم انف من ادرک ابویہ)

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ جس نے رمضان پایا اور اپنے گناہ نہ بخشوائے اور والدین کو پایا اور اپنی بخشش کے سامان نہ کروائے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب قول رسول الہ رغم انف رجل)

آپؐ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا، سب سے زیادہ حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر تیسری دفعہ پوچھا آپؐ نے فرمایا تیری ماں اور چوتھی دفعہ پوچھنے پر فرمایا تیرا باپ۔ (بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

تو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کے احسانوں کا ایک انسان بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن دعا اور حسن سلوک ضروری ہے۔ اس سے کچھ حد تک آدمی اپنے فرائض کو ادا کر سکتا ہے اور اسی سے بخشش ہے۔

اس ضمن میں ایک بات یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب معاشرے میں برائیاں پھیلتی ہیں تو پھر ہر طرف سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔بعض دفعہ ماں باپ کی طرف سے بھی شکائتیں ہوتی ہیں۔بعض لوگ خود تو ماں باپ کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں جو بڑی اچھی بات ہے، کرنی چاہئے۔لیکن اپنے بچوں کو اس طرح ان کی ماں کی خدمت کی طرف توجہ نہیں دلا رہے ہوتے جس کی وجہ سے پھر آئندہ نسل بگڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔تو آپ بھی ماں باپ کی خدمت کریں اور بچوں کی بھی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اپنی ماؤں کی خدمت کرنے والے ہوں۔ اور بعض دفعہ جب ایک انسان بچوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدسلوکی کر رہا ہو گا، اس کی بے عزتی کر رہا ہو گا تو عزت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ماؤں کی

بقیہ صفحہ 4 پر

دعا

مرے مولا مرے ولی و نصیر
مرے آقا مرے عزیز و قدیر
اے مجیب الدعاء سمیع و بصیر
قادر و مقتدر علیم و خبیر
دل کی حالت کو جاننے والے
اپنے بندوں کی ماننے والے
اے ودود و رؤوف ربِّ رحیم
اے غفور! اے میرے عفو و حلیم
لطف کر بخش دے خطاؤں کو
ٹال دے دور کر بلاؤں کو
شافی و کافی و حفیظ و سلام
مالک و ذوالجلال والاکرام
خالق الخلق ربی الاعلیٰ
حی و قیوم ، محیی الموتی
واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا
اپنے نامِ کریم کا صدقہ
اپنے فضلِ عظیم کا صدقہ
تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے پیاروں کو دے شفا پیارے

(آمین)

درعدن ایڈیشن 2008 صفحہ41

''الفضل'' 24فروری 1949ء

آج کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (الجامع الصغیر للسیوطی)

ترجمہ:اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ سید ومولیٰ پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہر کام شروع کرنے سے پہلے کی عظیم الشان، افضل اور پیاری دعا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر قابلِ قدر اور سنجیدہ کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابلِ قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کی جائے تو بے اثر اور برکت سے خالی ہوتی ہے۔

(ابنِ ماجہ۔ابواب النکاح)

مرسلہ:مریم رحمٰن

اداریہ

خدا داری چہ غم داری

یہ ایک فارسی زبان کی مشہور ضرب المثل ہے۔جس کے معانی ہیں جب خدا تیرا ہے تو تجھے کیا غم ہے؟اس مصرعہ کو ایک مشہور شاعر ابو المعالی میرزا عبدالقادر المعروف بیدل دہلوی نے اپنی درج ذیل ایک رباعی کے آخری حصہ میں بیان کیا ہے جو آہستہ آہستہ ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا۔

چِرَا خُوْد رَا اَسِیْرِ غَمْ زِ فِکْرِ بِیْشْ کَمْ دَارِیْ
کِہْ نَگُذَارَدْ تُرَا مُحْتَاجْ اِیْزَدْ تَا کِہْ دَمْ دَارِیْ
مَشَوْ بِیْ دَسْت پَا اَزْ مُفْلِسِیْ وَ بِیْ کَسِیْ ہَرگِزْ
مَگَرْ نَشْنِیْدِہْ اِیْ بیدل خُدَا دَارِیْ چِہْ غَمْ دَارِیْ

ترجمہ:

جب تک تیرے دم میں دم ہے خدا تعالیٰ تجھے محتاج نہیں کرے گا۔ پھر کیوں تو نے غم اور پریشانی کی وجہ سے اپنی جان کو گھٹالیا ہے۔ مفلسی اور بے کسی کی وجہ سے اپنے آپ کو بے دست و پا نہ بنا۔اے بیدل! کیا تو نے نہیں سنا کہ جب خدا تیرا ہے تو تجھے کیا غم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضرب المثل کو بھی استعمال فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

”قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے۔جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے۔ پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے۔اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔وہ قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ سے محبت کرتے۔اور اُن ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ان لوگوں کی پیروی کسی رسم و رواج تک میں بھی نہ کرتے تھے، جن کو کفار کہتے تھے۔ جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔اس میں سِرّ یہ تھا۔

ع خدا داری چہ غم داری

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔صلاح الدین کے مقابلہ پر کس قدر ہجوم ہوا تھا۔لیکن آخر اس پر کوئی قابو نہ پا سکا۔اس کی نیت اسلام کی خدمت تھی۔غرض ایک مدت تک ایسا ہی رہا۔جب بادشاہوں نے فسق و فجور اختیار کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹ پڑا اور رفتہ رفتہ ایسا زوال آیا۔جس کو اب تم دیکھ رہے ہو۔اب اس مرض کی جو تشخیص کی جاتی ہے۔ ہم اس کے مخالف ہیں۔ہمارے نزدیک اس تشخیص پر جو علاج کیا جاوے گا۔وہ زیادہ خطرناک اور مضر ثابت ہو گا۔ جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہو گا۔ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہو گا۔ یہ تندرست نہ ہوں گے۔عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا۔جس راہ سے پہلے آیا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 157-158ایڈیشن 1984ء)

حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد آنحضور ﷺ اہل طائف کو دعوت اسلام دینے کے لئے طائف تشریف لے گئے،ان کے انکار پر آپؐ نے ایک درخت تلے دو نفل ادا کئے اور عربی زبان میں ایک لمبی دُعا کی جو کتب احادیث میں سفر طائف کے دوران اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری کے نام سے درج ہے۔اس دُعا میں حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی کہ

”اے اللہ! میں اپنی کمزوری اور ناتوانی، قلت حیلہ اور لوگوں میں رسوا ہونے کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔ اے رحیم خدا! کیا تو مجھے ایسے دشمن کے سپرد کر دے گا جو مجھے تباہ کر دے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد کرے گا جو میرے معاملہ میں کلی اختیار دے دے۔اس کے بعد آنحضور ﷺ نے یہ دعا کی۔

اِنْ لَمْ تَکُنْ غَضْبَانَ عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ، غَیْرَاَنَّ عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ

(کتاب الدعا للطبرانی باب الدعا عند الکرب والشدائد نمبر 1036)

کہ خیر! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے بھی کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہاں تیری وسیع تر عافیت کا مَیں ضرور طلبگار ہوں۔

ایک مومن کا یہی عروج ہے کہ اگر خدا راضی ہے تو مومن کو کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

- آنحضور ﷺ نے ہجرت کے سفر کے دوران جب غار ثور میں پناہ لی اور دشمنوں کی ایماء پر کھوجی آپؐ کا سراغ لگاتے غار ثور کے دھانے پر آن پہنچے تو آپؐ کے ساتھی حضرت ابو بکرؓ گھبرا گئے تب آنحضور ﷺ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہ اے ابو بکرؓ! غمگین نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

آنحضور ﷺ کی تمام زندگی اس طرح کے واقعات سے بھری پڑی ہے آپؐ صرف اور صرف اللہ سے محبت کرتے تھے۔ آپؐ گھر میں اپنی بیگمات کے ساتھ محو گفتگو ہوتے جونہی اذان ہو جاتی تو آپ یوں اپنے اہل سے الگ ہو جاتے جیسے انہیں جانتے ہی نہ ہوں۔ یہ حضورؐ کی بیگمات کی گواہی ہے۔

- آپؐ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دُعا کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے اور اکثر دہراتے تھے، جو یوں ہے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

(ترمذی ابواب الدعوات عن رسول اللہ۔باب دعا اللّٰھم انی اسئلک۔۔حدیث نمبر 3490)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُن لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے اللہ! تیری محبت مجھے اپنی جان، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

یہ دعا اتنی جامع دُعا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ دُعا باقی تمام دعاؤں پر حاوی ہے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ جس کو اپنے پروردگار کی محبت مل جائے تو اس کی تمام حاجتوں اور ضرورتوں کا وہ خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اور حُبَّ مَنْ یُحِبُّكَ میں ہر وہ بزرگ، نبی، ولی، خلیفہ اور خاندان میں ہر وہ پیارا وجود آجاتا ہے جو اللہ سے پیار و محبت کرتا ہے۔اس دُعا سے آنحضور ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا کہ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (اٰل عمران:32) کہ اگر تم اللہ سے محبت کے دعویدار ہو تو میری (محمدؐ) کی پیروی کرو تب اللہ بھی تم سے پیار کرے گا۔

ایک بدو نے آنحضور ﷺ کے پاس آ کر قیامت کے متعلق دریافت فرمایا۔ آنحضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے اس کے متعلق تیاری کیا کی ہے؟ بدو نے کہا کہ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کہ صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔فرمایا اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ اور ایک روایت میں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے الفاظ آتے ہیں کہ تجھے ان کا ساتھ نصیب ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب علامۃ حب اللہ عزّ وجلّ حدیث نمبر 6171)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اُس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرف سے نہ اُس کی خَلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفی ﷺ پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا۔اور بے شمار احسان والا اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔“

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ مضمون سمجھایا کہ

”پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں“

(بدر 11 مئی 1905ء، بحوالہ تذکرہ 1905ء)

آنحضور ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بھی سنت رسولؐ کی پیروی میں اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ سے لازوال اور مثالی محبت اور پیار رکھتے تھے۔ اسی محبت اور پیار کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر غم سے الگ رکھا۔

آپؑ کو والد محترم کی وفات کی خبر سے جب معاملات زندگی کے متعلق فکر لاحق ہوئی تو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے پیغام کے ساتھ نہ

صرف آپؑ کو تسلی دی بلکہ آپ کے توسط سے تمام جماعت کو غم و ہم سے نجات کی خوشخبری دی۔

- اللہ تعالیٰ نے طاعون کے دوران آپؑ کو الہاماً تسلی دی۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام پر اس حد تک یقین تھا کہ مورخہ 4 مئی 1904ء کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے منیجر و ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت علیل ہوگئی اور درد سر اور بخار کے عوارض دیکھ کر مولوی صاحب کو شبہ گزرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں۔ جب اس بات کی خبر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میرے دار میں ہو کر اگر آپ کو طاعون ہو تو پھر اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ الہام اور یہ سب کاروبار گویا عبث ٹھہرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر اُن کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے۔ پھر تھرمامیٹر لگا کر دکھایا کہ پارہ اس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شبہ ہو۔ اور فرمایا کہ میرا تو خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے۔

(البدر جلد 3 نمبر 18-19۔ مورخہ 8-16 مئی 1904ء)

نیز فرمایا:

”ان (طاعون کے) دنوں ایک دفعہ میری بغل میں ایک گلٹی نکل آئی۔ میں نے اسے مخاطب ہو کر کہا کہ تو کون ہے؟ جو مجھے ضرر دے سکے اور خدا کے وعدہ کو ٹال سکے؟ تھوڑے عرصہ میں وہ خود بخود ہی بیٹھ گئی۔“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لیے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497)

پس ہم میں سے ہر ایک کا اپنے اللہ سے ایسا تعلق ہونا چاہیے کہ ہمیں یقین کامل ہو جائے کہ خدا ہمارا ہے پھر ہمیں کسی کا کیا غم ہے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفتوں کے دنوں میں بھی ہمیں اپنے خالق پروردگار سے عشق کی حد تک پیار و محبت کی پینگیں بڑھانی چاہئیں جیسا کہ ہمارے پیارے امام گزشتہ 10-12 خطبات میں توجہ دلا رہے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اس حد تک پیار کرنے والے ہوں کہ خدا ہمارا ہی ہو کر رہ جائے۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

اُس کے آگے جھکو، کوشش کرو۔ لیکن یہ مدد اُس وقت ملے گی جب عاجزی اور انکساری بھی ہو گی۔ جب اس یقین پر قائم ہوں کہ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ (البقرۃ:47) یعنی کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں۔ جب یہ یقین ہو گا تو پھر ہم صبر اور دعا کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنے سامنے رکھنے والے بھی ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو صرف اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی وجہ سے اپنانے والے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ کو اپنے سینے میں لگاتے ہوئے آپ کے ہر عمل پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی حقیقی حالت ہے جو ایک مومن کو مومن بناتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی یہی حقیقی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جو اُس پر چلے گا تو یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32) کہ جو اس کو یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا حقیقی مصداق بناتی ہے۔ یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بھی بڑھاتی ہے اور یہی محبت ہے جو پھر اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ کہ وہ اُس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، کا حقیقی ادراک بھی پیدا کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والا انسان پھر ایک انسان بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جب ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں اور تو ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سن لے، اور ہم میں عاجزی اور انکساری پیدا کر، ہمیں اس معیار پر لے کر آ، تو پھر صبر اور صلوٰۃ پر قائم رہنے کی بھی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اگر کہیں اس میں، ہماری دعاؤں میں، ہماری کوششوں میں یا ہماری ظاہری عاجزی میں ہمارے نفس کی ملونی ہے تو ہمیں معاف کر دے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ہماری یہ عاجزی کا احساس ہمارے نفس کا دھوکہ ہو۔ پس ہمیں اُن خٰشِعِيْن میں شمار کر جو حقیقی خٰشِعِيْن ہیں۔ ہمیں اُن عاجزی اور انکسار دکھانے والوں میں شمار کر جن کے بارے میں تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں ساتویں آسمان تک اُٹھا لیتا ہے۔ ہمیں اس طرز پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما جس پر تیرے محبوب رسول کے عاشق صادق ہمیں چلانا چاہتے ہیں، اُن توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرما جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے کی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 7 جون 2013ء بحوالہ alislam.org)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

عزت قائم کروانے کے لئے اور بچوں کی تربیت کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی بیویوں کی، اپنے بچوں کی ماؤں کی عزت کریں۔ اب میں بعض قرآنی دعائیں جن میں مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی گئی ہے پیش کرتا ہوں۔ یہ دعائیں ہو سکتا ہے بعضوں کو یاد بھی ہوں لیکن بعض کو یاد نہیں ہوں گی۔ لیکن جب مَیں یہ دعائیں پڑھوں تو آپ لوگ میرے ساتھ پڑھتے جائیں یا آمین کہتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مخالفین کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور رحم فرمائے اور ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ہم پر ڈالے، ثبات قدم عطا فرمائے۔ بعض جگہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جو احمدیوں کے لئے برداشت سے باہر ہوتے ہیں تو کبھی کسی احمدی کے لئے کوئی ایسا موقع نہ آئے کہ جہاں وہ ٹھوکر کھانے والا ہو۔ ہمیشہ ہم میں سے ہر ایک ان برکتوں کا وارث بنتا رہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کی ہیں۔ ایک دعا ہے رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ (المومنون:27) اے میرے رب میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا۔ پھر رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (التحریم:12) اے میرے رب میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ یہ وہ دعا ہے جو فرعون کی بیوی نے کی تھی۔ احمدیوں کے لئے تو بعض ملکوں میں بڑے شدید حالات ہیں۔ کئی فرعون کھڑے ہوئے ہوئے ہیں۔ پھر ایک دعا ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ (الاعراف:90) اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (سورۃ القمر:11) میں یقیناً بہت مغلوب ہوں میری مدد کر۔ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:119) پس میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما، مجھے اور میرے ساتھ ایمان والوں کو نجات عطا فرما۔

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (المائدہ:26) ہمارے درمیان اور فاسق قوم کے درمیان فرق کر دے۔ اس دعا کو بھی آج کل بہت پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے اور مسلمان ملکوں میں جماعت کے لئے راستے کھولے تا کہ ان کو صحیح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا جا سکے اور اس راستے میں جو روکیں ہیں، جو سختیاں ہیں جو ان مسلمان کہلانے والوں نے احمدیوں پر روا رکھی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو دور فرمائے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (آل عمران:54) اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لے آئے جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور یہ بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ ہمیں استقامت عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ اس پر قائم رہیں۔ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ (المومنون:99,98) اے میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور (اس بات سے) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے لے کر اب تک ہمیشہ شیطانوں نے وسوسے ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مسلم امت میں جن لوگوں کے پاس منبر تھا، جو لوگ بظاہر نام نہاد دین کے علمبردار سمجھے جاتے تھے ان لوگوں نے امت کو ورغلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور یہی لوگ ہیں جنہوں نے اس قسم کے وسوسے ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نفرتوں کی دیواریں کھڑی کی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے وسوسوں سے جو شیطانوں کا رول ادا کر رہے ہیں ہمیشہ پناہ مانگنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 13 اکتوبر 2006ء)

سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 26)

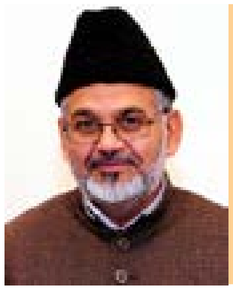

15 اپریل 2006ء کو وکٹر وِل کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے کیپٹن راڈنی کی طرف سے ایک خط بذریعہ ای میل خاکسار کو موصول ہوا۔ مناسب ہو گا اس خط کو بھی یہاں درج کر دیا جائے۔ انہوں نے خاکسار کو مخاطب کر کے لکھا۔

Imam Shamshad,

Thank you for the detailed document concerning your faith and perceptions (or maybe misperceptions might be more appropriate)of your faith.

I think it is worthy to note that you have to spent a lot of time correcting public opinion. For too often attention is given to the redical few rather than the peace-loving majority. As in police work, 90% of our work is caused by 10% of the people. From your report on your faith, 90% of the media is focused on the actions of a very small majority. It is unfortunate to say the least.

Again I want to thank you for sending me this report. I was fascinated reading it and will retian it for future refrence. Please call if I can be of any assistance to you.

Rod

Captain Rodney G.Jones

امام شمشاد!

آپ نے اپنے عقیدہ اور مذہب کے بارہ میں ہمیں تفصیلاً مواد مہیا کیا جس پر آپ کا بہت شکریہ۔

میرے خیال میں یہاں یہ بات توجہ کے لائق ہے کہ آپ نے عوام الناس کی رائے اور خیالات کو صحیح کرنے کے لئے اور ان کے علم کے لئے بہت سا وقت لگایا ہے۔ عام طور پر لوگ ان خیالات سے متاثر ہو جاتے ہیں جو متشدد قسم کے چند لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے اور جو صحیح اور امن کے قیام والے مسلمان ہیں ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ جس طرح ہمارے پولیس کے محکمہ میں ہے کہ ہمارا نوے فی صد کام 10 فی صد لوگوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور پریس اور میڈیا بھی 90 فی صد اپنے کام کو ایک بہت کم والے حصہ پر فوکس کرتا اور توجہ دیتا ہے۔ یہ بدقسمتی ہے جس کا اظہار کیا گیا ہے۔

ایک بار پھر میں اس مواد کو بھیجنے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں اس کو خود بھی پڑھنے کا شوق رکھتا ہوں اور اسے مستقبل کے لئے بھی محفوظ رکھوں گا۔ مجھے آپ ہر وقت اپنی مدد اور تعاون کے لئے پائیں گے۔ کال کر سکتے ہیں۔

راڈ۔ کیپٹن راڈنی جی۔ جانس

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 اپریل 2006ء میں ''فلاسفی'' عنوان کے تحت خاکسار کا وہی مضمون جو ڈیلی پریس میں اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں شائع ہوا تھا، نے بھی اس عنوان سے شائع کیا۔

What is Islam

اخبار نے مضمون کے ایک حصہ کو خاص طور پر ہائی لائٹ کیا جو یہ تھا۔

''مسلمان تو وہ ہے جو محبت کرتا ہے۔ اور دوسروں کا خیال رکھتا ہے امن کو ترجیح دیتا اور مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات کو قبول کر کے اس پر عمل کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ بانی اسلام کی تعلیم کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کا عمل اور قول دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔'' اس حصہ کو اخبار نے نمایاں کر کے جلی حروف میں شائع کیا۔ مضمون میں 6 بنیادی ارکان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اخبار کے نصف صفحہ پر شائع شدہ ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 15 اپریل 2006ء صفحہ B5 پر ''مذہب'' کے عنوان کے تحت ہمارے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے بارے میں یوں خبر دی ہے کہ:

مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنا دوسرا سالانہ اجتماع گزشتہ ہفتے کیا جس میں 100 کی حاضری رہی۔ اس اجتماع میں لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان اور لاس اینجلس سے نوجوان شامل ہوئے تھے۔ اس اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ امام شمشاد ناصر نے افتتاحی تقریر میں نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ امن پیار محبت کے ساتھ رہیں۔ اس اجتماع میں اردو انگریزی میں تقاریر اور نظموں کا مقابلہ بھی ہوا۔

پاکستان پوسٹ اردو اخبار نیویارک سے شائع ہوتا ہے اس کی 20 اپریل 2006ء کی اشاعت میں اسلامی صفحہ کے عنوان کے تحت خاکسار کا مضمون مع خاکسار کی تصویر کے قرآن کریم کے فضائل محاسن و برکات پر قسط شائع ہوئی ہے۔ اس مضمون میں زیادہ تر نماز کے بارے میں قرآن کریم کے احکامات بیان کئے گئے۔ جس میں نماز کی اہمیت، کیا نماز باجماعت پڑھنی چاہئے یا اکیلے، اس ضمن میں قرآن احادیث نبویہ سے استنباط و واقعات اور اقامت الصلوٰۃ کے معانی حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے بیان کئے گئے ہیں۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام ایڈریس اور پتہ درج ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 21 اپریل 2006ء صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک بیان مضمون خط کی صورت میں شائع کیا ہے۔ (ایڈیٹر کے نام خطوط) کے تحت۔ جس کا عنوان یہ دیا گیا ہے۔

Muslims should Demonstrate True Islamic Values

یعنی مسلمان اپنے عمل سے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں

خاکسار نے اس مضمون میں بتایا ہے کہ دنیا اس وقت ایک بحران سے گزر رہی ہے۔ جس کی وجہ مغربی ممالک میں آنحضرت ﷺ بانی اسلام کے خاکوں کی اشاعت ہے۔ مسلمان بھی اور وہ لوگ بھی جو مذہبی آزادی کے حامی ہیں اس بات پر ان کو بہت رنج پہنچا ہے۔ کچھ لوگوں نے پرامن مظاہرے کئے ہیں لیکن کچھ گروپس ایسے بھی ہیں جو اپنے غصہ پر کنٹرول نہیں کر سکے اور انہوں نے توڑ پھوڑ، گھیراؤ اور جلاؤ کا طریق اختیار کیا بلکہ ملکی جھنڈے جلانے کے علاوہ ایمبیسیز کو جلایا بھی ہے اور انہوں نے ڈنمارک کی اشیاء پر پابندی لگانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

ساری دنیا میں صرف احمدی ہی ہیں جو بانی اسلام آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ و ارفع مقام کا اچھی طرح ادراک رکھتے ہیں۔ اور احمدیوں کا تو ماٹو ہی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

مسلمانوں کو ان باتوں سے پہلے بھی نقصان ہوا ہے اور آئندہ بھی ہو گا اگر انہوں نے اپنے ردعمل کا جائز طریقوں سے اظہار نہ کیا۔ بہت سے سیاسی گروہ ایسے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں اور وہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جب بھی کہیں کسی مسلمان سے غلط ردعمل کا اظہار ہوتا ہے تو وہ اسے لے کر خوب اچھالتے اور مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگا دیتے ہیں۔ وہ ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو مظلوم ثابت کر دیتے ہیں۔

اس لئے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ جب کسی بات یا معاملہ پر ردعمل دینا چاہیں تو ان کا ردعمل اسلامی اقدار اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونا چاہئے۔ مسلمان یہ بھی سمجھتے ہیں کہ پریس کی آزادی کا یہ بھی مطلب نہیں کہ ہر چیز بلا سوچے سمجھے شائع کی جائے کیا ایسی اشاعت کسی کی دل آزاری کا سبب تو نہیں ہو گی۔

مسلمانوں کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ اور روایات کو اپنائیں خصوصاً ایسے مواقع پر۔ آنحضرت ﷺ کو بھی اپنی زندگی میں بے شمار چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے ہمیشہ پرامن راستہ اختیار فرمایا۔ مسلمان کو کبھی بھی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہئے اور جب وہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے تو پھر اسے واپس لینے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور مسلمان وہ ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے کو نقصان اور دل آزاری نہ پہنچے۔ بائیکاٹ کرنا، یہ جلاؤ گھیراؤ کوئی مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ اس کی بجائے وہ پریس میں ایڈیٹرز صاحبان کو خطوط لکھیں اور اسلامی تعلیمات بیان کریں۔ مسلمانوں کو اپنے اعمال بھی اسلامی تعلیمات کے ڈھانچے میں ڈالنے چاہئیں۔ انہیں اپنے اخلاق بلند کرنے ہوں گے۔ بجائے اس کے کہ جھنڈے جلائیں اور عمارتیں جلائیں انہیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں انسانیت کی محبت کی آگ روشن کریں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور چینو کیلیفورنیا لکھا ہوا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے 21 اپریل 2006ء کی اشاعت صفحہ 18 پر ہماری نصف صفحہ سے زائد پر خبر شائع کی ہے یہ خبر خدام کے سالانہ اجتماع کی ہے جس کا عنوان ہے:

''نوجوانوں کا سالانہ کنونشن (اجتماع)'' اس خبر کے ساتھ 3 تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ ایک سب کی گروپ فوٹو ہے، دوسری تصویر میں سامعین اجتماع سن رہے ہیں، تیسری تصویر میں خاکسار ایک طفل کو پوڈیم سے انعام دیتے کے بعد۔

خبر میں ایک بات (ہائی لائٹ) جلی حروف میں لکھی ہے کہ:

امام شمشاد نے خدام کے ساتھ ایک سیشن سوال و جواب کا 45 منٹ کا کیا جس میں جہاد کے بارے میں اور نماز اور دعا کے بارے میں آداب و تعلیم سکھائی گئی ہے۔خبر میں لکھا گیا ہے کہ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں لاس اینجلس کی مجلس نے دوسرا سالانہ ریجنل اجتماع منعقد کیا جس میں ریجن کے دیگر مجالس سے خدام واطفال شریک ہوئے۔جن کی تعداد 100 کے قریب تھی۔ پہلے دن کے سیشن کی مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس نے صدارت کی۔اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر نے خدام واطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ سوسائٹی میں ہمیں کس طرح رہنا چاہئے۔انہیں چاہئے کہ وہ عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور ہر کسی کے ساتھ بلاامتیاز مذہب وملت عزت و احترام کے ساتھ پیش آئیں۔شام کی نماز کے بعد امام شمشاد نے نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کئے۔اتوار کے دن صبح نماز تہجد ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد ورزشی مقابلہ جات میں نوجوانوں نے حصہ لیا۔اجتماع کے آخری سیشن کی صدارت محمد احمد چوہدری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے کی۔انہوں نے نوجوانوں کی ترقی کرنے کے گر بیان کئے۔اجتماع خاموش دعا پر ختم ہوا جو امام شمشاد ناصر نے کرائی۔خدام ایک نئی تازہ اور امنگ کے ساتھ واپس لوٹے۔اس اجتماع میں امجد محمود خان ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور رانا ناصر انس چوہدری کی ٹیم نے مل کر انتظامات کئے۔

دی مسلم ورلڈ ٹوڈے اخبار نے اپنی 21 اپریل 2006ء صفحہ 15 اور بقیہ صفحہ 17 پر قریباً سوا صفحہ کا مضمون خاکسار کا جہاد کے بارے میں شائع کیا ہے۔

نوٹ: یہاں پر یہ لکھنا بھی مناسب ہوگا کہ امریکن عوام میں جہاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور اس کی وجہ مسلمانوں کے اس بارہ میں غلط عقائد اور تشریحات ہیں۔خصوصاً 9/11 کے بعد تو امریکن عوام نے جہاد کے بارے میں بہت سوالات کئے۔ہر جگہ جس شہر میں بھی خواہ سکول، کالج، یونیورسٹی یا کسی اور فورم پر کسی جلسہ اور اجتماع میں بات کرنے کا ہمیں موقع ملا ہر شخص کے منہ پر جہاد کا سوال آتا تھا۔کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان جہاد کے نام پر لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں۔اور اس سلسلہ میں یہاں امریکن اب تک 9/11، ایران عراق جنگ، سیریا میں لبنان میں جو کچھ ہو رہا ہے اور پاکستان میں خاص طور پر جو کچھ ہوا اور اب تک ہو رہا ہے اس پر سوالات اٹھتے ہیں کہ مسلمان مسلمان کو جہاد کے نام پر، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے اور پھر ہر دو کو شہید کا درجہ بھی دیا جاتا ہے۔

مجھے نہیں یاد کہ اب تک کہیں بھی تبلیغ کے دوران کسی نے یہ سوال نہ کیا ہو۔دو سوالات عموماً پوچھے جاتے ہیں ایک جہاد کے بارے میں اور مسلمانوں کے بارے میں ایک دوسرے کے قتل عام پر۔دوسرے اسلام میں عورت کے مقام پر۔اس کی وجہ افغانستان، سعودی عرب میں خصوصاً عورتوں کے سلوک کے بارے میں سوالات اٹھتے ہیں۔اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ رویہ جہاد کی غلط تشریح اور پھر ان کا ایسا ردعمل۔ان سے اسلام کو سوائے بدنامی کے اور کچھ نہیں ملا۔اور یہ ہماری اسلام کی صحیح تبلیغ میں ایک قسم کی رکاوٹ بھی ہے اور ہمیں تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس لئے جماعت احمدیہ ہر محاذ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا مقابلہ کرتی، سوالوں کے جواب دیتی اور جہاد اور دیگر مسائل کے بارے میں غلط نظریات کی تردید کے علاوہ صحیح اسلامی تعلیمات کا پرچار کرتی ہے۔الحمد للہ

وکٹرول کا خاکسار ذکر کر چکا ہے کہ پولیس کے محکمہ اور پولیس کی ایک اچھی خاصی نفری کی موجودگی میں جسے وہ آفیسرز بریفنگ کہتے ہیں میں ہر دفعہ کوئی نہ کوئی جہاد کے بارے میں ضرور سوال کرتا تھا۔اگر میں یہ کہوں کہ امریکنوں میں بھی مسلمانوں کی طرف سے اس غلط تشریح کی وجہ سے ایک خوف پایا جاتا ہے اور بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہمیں کسی وقت بھی کافر سمجھ کر مار سکتے ہیں۔وہ ہمیں گھور گھور کر اور اجنبی نظروں سے دیکھتے ہیں۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے ہر شہر میں جہاں جہاں اسے موقع ملا ہے جہاد کی صحیح تشریح بھی کی ہے اور بار بار پریس اور میڈیا، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اپنا صحیح نظریہ بھی پیش کیا ہے۔

دوسرے 9/11 کے بعد مسلمانوں نے اپنے اس غلط نظریہ جہاد اور تشریح کی بھی اصلاح کی ہے۔بے شک وہ مسجدوں کے اندر یہ کہتے ہوں گے کہ کافروں کو مارنا جہاد ہے اور مارنا چاہئے لیکن باہر ہر فورم پر انہوں نے جماعت احمدیہ کی تشریح ہی کو اپنایا ہے۔یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا جس کا حل خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی بدولت یہاں فرمایا ہے۔

چنانچہ جیسا کہ خاکسار نے لکھا ہے کہ ہر موقعہ پر ہمیں یہی سوال کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے اس ضمن میں ایک مضمون لکھ کر اخبارات میں بھجوایا تھا۔ اس اخبار مسلم ورلڈ ٹوڈے نے یہ مضمون اس عنوان سے شائع کیا کہ

Truth about Jihad

جہاد کی اصل حقیقت

مختصراً اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ جہاد کا لفظ مسلمانوں میں عام رائج ہے اور مغرب میں اس لفظ کے بڑے منفی معانی سمجھے جاتے ہیں۔قرآن کریم میں یہ لفظ استعمال ہوئے اور قرآن مجید مسلمانوں کو جہاد کی تعلیم دیتا ہے۔لیکن کس قسم کے جہاد کی تعلیم؟ یہ بالکل غلط ہے کہ جہاد کے معانی خونی قتل اور فساد کرنا ہے کہ مسلمان معصوم لوگوں کو بلاوجہ قتل کرتے پھریں۔

جہاد عربی کا لفظ ہے جس کے معانی ''کوشش'' کرنے کے ہیں۔ایسی کوشش جو انتہائی درجہ کی ہو اور اس سے اچھے نتائج نکلیں۔ایسے اچھے نتائج جس سے خود انسان کو فائدہ ہو اور دوسرے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے۔

خاکسار نے لکھا کہ اس وقت مغربی ممالک میں جہاد کے بارے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے اور فساد پیدا کرتا، توڑ پھوڑ کی اجازت دیتا ہے۔حالانکہ یہ ساری باتیں لفظ ''اسلام'' کے معانی اور روح کے خلاف ہیں۔اسلام کے معانی امن اور یہ کہ اپنے آپ کو خدا کی رضا کے سامنے بالکل جھکا دینا اور اسے قبول کرنا ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ مغرب میں اگر جہاد کے معانی کی غلط تشریح اور معانی سمجھے جاتے ہیں تو اس کی بھی کئی وجوہات ہیں۔پہلی وجہ متشدد قسم کے مسلمانوں کا اپنا غلط عمل ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ مغرب میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ویسے ہی تعصب بھی پایا جاتا ہے بعض کو اسلام کی تعلیمات کے بارے میں بالکل علم ہی نہیں ہے۔

حقیقت میں اسلام کی یہ خوفناک تصویر جو متشدد قسم کے مسلمانوں سے ظہور پذیر ہو رہی ہے یا جہاد کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں اس کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت میں اس کا ذکر ملتا ہے۔آپ نے اپنی زندگی میں اس قسم کے جہاد پر نہ ہی عمل کیا ہے نہ ہی اس کی تعلیم دی ہے۔آنحضرت ﷺ تو امن کے شہزادے تھے۔آپ نے تو ہر قیمت پر امن کو قائم رکھنے کی مثالیں قائم فرمائی ہیں۔آپ نے تو اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ بھی امن کو قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی ہے ان لوگوں کو جو اسلام کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کے درپے تھے انہیں معاف فرما دیا۔اس وقت یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ایک طرف تو اسلام کی یہ تعلیم اور رسول خدا ﷺ کا اپنا یہ نمونہ ہے مگر دوسری طرف اس وقت متشدد مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ تو پھر جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے؟

اس تمام بحث کی قرآن کریم کی آیات سے تشریح کی گئی اور بتایا کہ جہاد بالنفس یعنی اپنی اصلاح کرنا۔دوسرے جہاد بالقرآن تبلیغ کرنا اور تیسرے یہ کہ اگر اسلام کا دفاع کرنے کی ضرورت تلوار سے پیش آئے تو اس وقت صرف دفاع کرنا۔جارحانہ اقدام درست نہیں ہوگا۔گویا جہاد تو ہر وقت ہے لیکن جہاد بالسیف نہیں۔بلکہ اس زمانے میں جیسا کہ دشمن اسلام پر حملے تحریر کی صورت میں کر رہا ہے کروڑہا کتابیں اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کے خلاف لکھی گئی ہیں تو ان کا جواب قلم سے یعنی دلائل سے دینا ہے نہ کہ ان کو قتل کرنے سے!

خاکسار نے بتایا کہ اس زمانے میں لوگوں کو بلاوجہ مارنے اور کفار کہہ کر ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر لینا وغیرہ امور کا سرے سے اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔یہ تو نہ ہی اسلام کی تعلیمات ہیں اور نہ کسی وقت بھی اس طرح کی بات آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ میں کی اور نہ ہی خلفاء راشدین نے۔یہ نظریہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے اندر ڈالا ہے۔عیسائیوں نے صلیبی جنگیں لڑیں اور بہت سے مسلمانوں کو تہ تیغ کیا اور انہوں نے یہ جنگیں بھی خدا کے نام پر لڑیں۔جب مسلمانوں کو قبضہ ملا تو وہ بھی کسی طرح پیچھے نہ رہے اور غلط باتوں نے ان کے اندر جنم لے لیا جس کی وجہ سے آج یہ دن دیکھنا نصیب ہو رہا ہے۔آج کل جو جہاد کا نظریہ تھا اس نے اسلام کو بدنام کیا ہے۔

ہم اس قسم کے غلط جہاد کی نفی کرتے ہیں۔جہاں تک جہاد بالنفس یعنی انسانی نفس کے تزکیہ کا سوال ہے یہ جہاد ہر وقت جاری ہے اور جماعت احمدیہ اس قسم کا جہاد 23 مارچ 1889ء سے کرتی چلی آرہی ہے۔اور یہ بات برملا کہہ رہی ہے کہ مذہب میں معصوم جانوں کا خون بہانے کا کوئی جہاد نہیں ہے۔جب ہمیں کوئی شخص تلوار کی نوک سے ہمارے مذہب اسلام پر عمل سے نہیں روک رہا تو پھر ہم کیسے لوگوں کو یوں ہی قتل کرتے پھریں۔لہٰذا یہ وقت تلوار کا نہیں ہے بلکہ جہاد بالنفس اپنے آپ کو پاک کرنے اور اپنے تزکیہ نفس کرنے کا جہاد ہے۔سو سال پہلے حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے پیروکاروں کو جہاد کے صحیح معنی بتلائے اور اس کی تلقین کی۔آپؑ نے بار بار فرمایا کہ اس وقت تلوار کا زمانہ نہیں، نہ ہی تلوار کا جہاد ہے۔اس وقت قلم کا جہاد ہے کیونکہ دشمن قلم کے ذریعہ ہی (کتابیں لکھ کر) اسلام پر حملہ آور ہے۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تا میں جنگوں کا خاتمہ کروں بلکہ اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد ہے۔یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خدا کے حکم سے ہے۔تمہیں چاہئے کہ رسول کریم ﷺ کے قول کی طرف دھیان دو جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

جب مسیح موعود آئے گا تو وہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ میری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اس قسم کے خیال سے باز رہیں اور اپنے دلوں کو پاک کریں اور اپنی رحم اور دوسروں کے ساتھ ہمدردی کو بڑھائیں اور امن کو دنیا میں پھیلائیں۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں بھی لکھا کہ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا عقیدہ جہاد کے بارے میں ہے۔ اس لئے کسی شخص کا بھی فساد میں الجھنا، متشدد ہونا بالکل غلط ہے اور اس کو پھر جہاد کا نام دینا تو اور بھی غلط ہے۔

مضمون کے آخر میں یہ لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ روحانی عالمگیر سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد نے 181 ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرتے رہیں اور اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں۔ تقویٰ پیدا کریں اور خدا کا خوف ان کے دلوں میں رہے اور امن پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے مذہب پر دھبہ لگے اور جس سے انحضرت ﷺ کے پاک نام پر حرف آئے۔ ہم اس قسم کے جہاد کی طرف آپ کو بھی بلاتے ہیں اور دراصل جہاد ہے ہی یہی۔

ڈیلی پریس آف وکٹرول کی 22 اپریل 2006ء کی اشاعت میں Ask the Clregy کے تحت جسٹن بائس نے خاکسار کو سوال کیا تھا کہ اسلام میں جہاد کی کیا حقیقت ہے؟ خاکسار نے جو جواب قرآن و احادیث کی روشنی میں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی روشنی میں دیا وہ شائع ہوا۔ جواب قریباً وہی ہے جو تفصیل سے اوپر گزر چکا ہے۔ یعنی جہاد کی غلط تشریح کی گئی ہے۔ جہاد بالنفس کی اس وقت زیادہ ضرورت ہے اور مسیح موعودؑ نے آکر جہاد بالسیف کو ختم کر دیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات کو پھیلانے کا جہاد اور تزکیہ نفس کا جہاد باقی ہے۔ اس مضمون کے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا ذکر کیا ہے کہ 181 ممالک کے رہنے والوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں، خدا خوفی اور خدا ترسی اپنے اندر پیدا کریں، ان کے دلوں میں رحم اور محبت کے جذبات ہوں اور اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں۔ یہی موجودہ وقت کا جہاد ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 07/اپریل 2006ء)

الاخبار نے اپنی عربی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ جو آپ نے سنگاپور کی مسجد طٰہٰ میں 7 اپریل 2006ء کو ارشاد فرمایا تھا، حضور انور کی تصویر کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر اس کا باقی آدھا خطبہ شائع کیا ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ آجکل کی دنیا میں مختلف قسم کی ایجادات ہوگئی ہیں اور جدید ٹیکنالوجی بھی آگئی ہے جس سے کام میں سہولت پیدا ہوئی ہے اور سنگاپور نے بھی اس میں زیادہ ترقی کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس خطہ میں ہمارے ابتدائی مبلغین نے بھی بہت قربانیاں دی ہیں۔ شروع میں آنے والے مبلغ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز تھے۔ ایک مکرم حاجی جعفر صاحب تھے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ماریں بھی کھائیں، دشمنوں اور مخالفین کے مارنے کی وجہ سے کئی کئی دن ان کو ہسپتال میں رہنا پڑا۔ ان لوگوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے طفیل آج آپ اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اپنے اوپر دیکھ رہے ہیں اور یہ جو خوبصورت مسجد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے یہ بھی انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ تو یہ قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں اور ہمیشہ پھل لاتی ہیں۔ جس طرح گزشتہ قربانیوں کو پھل لگے ہیں آج کی قربانیوں کو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ پھل لگیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ''انڈونیشیا میں احمدیوں کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک ہو رہا ہے اور احمدی نہایت ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم ہیں۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیتے اور ایسے ظلموں پر ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور ہمیشہ جھکتے رہیں گے۔ یہاں اس وقت بہت سے انڈونیشین بیٹھے ہوئے ہیں اور ہر انڈونیشین اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء اور امتحان ان کے جذبہ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے۔ بلکہ ایمان میں مضبوطی کا باعث بنے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے انڈونیشین بہن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اپنی قوم کے احمدیوں کو تسلی دیں کہ صبر کریں اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ احمدیت کا ایک طرہ امتیاز ہے کہ وہ کبھی ظلم کا بدلہ لینے کے لئے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا۔ ہم ظلم کے موقعوں پر خدا کے آگے جھکتے ہیں۔ جس نے کہا ہے کہ میرے سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ پس اس سے مدد مانگیں ان شاء اللہ وہ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یاد رکھیں آپ اکیلے نہیں ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ یاد رکھیں کہ جب آپ نے اس زمانے کے مسیح موعود کو مان لیا ہے تو خدا تعالیٰ کبھی آپ کی جماعت کو ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ اس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس نے مخالفین کو ان الفاظ میں مخاطب کر کے چیلنج دیا ہے۔

''اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ، وہ میرے ساتھ ہے، کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔''

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

حضور انور نے فرمایا: ''باوجود سو سال کی کوششوں کے یہ سب مخالفت کی آندھیاں احمدیت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں اور بگاڑ سکتی بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت کی ترقی اور قیامت تک دوسروں پر غلبے کا وعدہ ہے۔ اس لئے مجھے اس بات کی تو فکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو کوئی دنیاوی طاقت نقصان پہنچا سکے گی۔ فکر صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ خدا سے دور جا کر کوئی احمدی اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔

یاد رکھیں کہ عبادتوں کے ساتھ ساتھ اسلام اور احمدیت کے محبت اور صلح کے پیغام کو بھی دنیا تک پہنچانا ہمارا کام ہے کیونکہ آج دنیا کو خدا کے قریب لانے اور دنیا میں اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتے ہوئے محبت اور بھائی چارے کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری ہم احمدیوں کے سپرد ہے۔ پس یہ باتیں اپنی اولادوں کے دلوں میں بھی اچھی طرح گاڑ دیں اور راسخ کر دیں کیونکہ جماعت کی زندگیاں تبھی بنتی ہیں جب نسلوں میں بھی یہ نیکیاں قائم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے آپ میں سے اکثر کے چہروں پر اخلاص نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ یہ اخلاص و وفا بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیشہ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔''

حضور انور کے اس خطبہ کے حصے کے علاوہ اس صفحہ پر مسجد بیت الحمید کی تصویر کے ساتھ ہمارا تبلیغی اشتہار بھی شائع ہوا ہے جس میں درج ذیل معلومات دی گئی ہیں۔

مسجد میں پانچوں نمازیں، جمعہ، سنڈے کلاس، روزانہ درس قرآن ہوتا ہے۔ ہر ایک کو خوش آمدید کرتے ہیں۔ مسجد میں پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دستیاب ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ آپ درج ذیل کتب حاصل کر سکتے ہیں۔

تفسیر کبیر مشتمل بر سورۃ فاتحہ، سورہ بقرہ، سورہ ہود، سورہ یوسف، مذہب کے نام پر خون، بڑی عظیم الشان خبر، مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے، القول الصریح، خلیج کی جنگ اور اس کے خطرات و نتائج، اسراء اور معراج یہ سب عربی زبان میں دستیاب ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک کی 5 سے 11 مئی 2006ء کی اشاعت صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون ''قرآن مجید، فرقان حمید، محاسن فضائل و برکات'' نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس مضمون میں قرآن کریم سے عبادات اور خصوصاً نماز کے بارے میں زیادہ تر باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور اس سلسلے میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا بیان ہے۔ زیادہ زور نماز باجماعت پر دیا گیا ہے۔ تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سے یہ اقتباس بھی درج کیا گیا ہے کہ

''نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔...... قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔''

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 105)

اس کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ سے یہ حوالہ بھی درج کیا گیا ہے۔

''پس جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے اور جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔...... درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 189، ایڈیشن 2003ء)

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام اور پتہ اور فون نمبر درج ہے تا مزید معلومات حاصل کرنے والے معلومات حاصل کر سکیں۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | GET IT ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

داؤد اسماعیل ۔ ناظم اعلیٰ پریری ریجن کینیڈا

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تحت تعلیمی وظائف کا تعارف

اسلام ہمیں علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو سوچنے،غور کرنے اور علم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے تا کہ اس کے نتیجے میں پروردگار اور اُس کی مخلوق سے قریبی تعلق پیدا ہوسکے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ علم اور آگاہی حاصل کرنے کی تڑپ انسانی شعور میں مکمل طور پر سرائیت کر جائے، قرآن کریم میں اس مضمون کو بار بار دہرایا گیا ہے، ہمارے آقا و مولا، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو جو پہلی وحی نازل ہوئی وہ بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے، چناچہ سورۃ العلق کی آیات 2 تا 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

’’پڑھ اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اُس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ، اور تیرا ربّ سب سے زیادہ معزز ہے۔جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔‘‘

مسند احمد بن حنبل میں حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے۔

ہم اس بات کے شاہد ہیں کہ آج کے بہت سے علم جدیدہ جن میں سائنس، ریاضیات، فلسفہ اور دیگر علوم شامل ہیں کی بنیادوں میں کئی عظیم مسلمانوں کے نام شامل ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ

’’میرے فرقہ کے لوگ علم ومعرفت میں کمال حاصل کریں گے‘‘

آپ علیہ السلام نے فرمایا

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔‘‘

(روحانی خزائن ۔ کمپیوٹرائزڈ: جلد ۲۰- تجلّیات الٰہیہ: صفحہ ۴۰۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہُ اللہ علیہ اپنی کتاب ’’الہام، حقیقت علم اور سچائی‘‘ کے صفحہ ۲۵۵ پر فرماتے ہیں

’’پس مذہب اور عقل ساتھ ساتھ چلتی ہیں وہ ایک دوسرے کا اعتماد علم کے حاصل کرنے سے بناتی ہیں جس کی تعلیم قرآن اور پیارے رسول ﷺ کے ذریعے سے ہم تک پہنچی ہیں‘‘

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جون ۲۰۰۴ میں طالب علموں کو نصیحت کرتے ہوئے ایک حدیث بیان کی ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

’’علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم تکریم اور ادب سے پیش آؤ۔‘‘

بحوالہ الاسلام ویب سائٹ (الترغیب والترھیب جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۸ باب الترغیب فی اکرام العلماء واجلالھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

حضور انور کے اسی بابرکت ارشاد گرامی کے تناظر میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے 2019ء سے کینیڈا بھر میں ہونہار احمدی طلبا کے لئے وظائف کا سلسلہ شروع کیا ہے اسکے ساتھ ہی ضرورت مند طلبا کے لئے تعلیمی عطیات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ الحمد اللہ مجلس انصار اللہ اس عمل سے نہ صرف ایک قدم آگے بڑھی ہے بلکہ ہونہار نوجوان طلبا کہ ہمت افزائی کے ساتھ ساتھ ضرورت مند طلبا کو حصول علم کے لئے مواقع بھی فراہم کر رہی ہے

2020ء میں اس اسکیم کے دوسرے سال قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ تعلیم کے ساتھ مل کر دیگر تعلیمی وظائف کا بھی اجرا کیا ہے جو اسکول، یونیورسٹی اور حفظ قرآن سکول کے طلبا و طالبات کے لئے ہیں۔ان وظائف کے نام معہ تفصیل درج ذیل ہیں۔

ابوبکر ۔ ایک ہزار کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، یونیورسٹی میں سائنس کے طلبہ کے لئے۔

عمر فاروق ۔ ایک ہزار کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، یونیورسٹی میں غیر سائنس کے طلبہ کے لئے۔

عثمان غنی ۔ ایک ہزار کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، بارہویں جماعت کے طلبہ کے لئے۔

آمنہ ۔ ایک ہزار کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، بارہویں جماعت کی طالبات کے لئے۔

خدیجہ ۔ ایک ہزار کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے،، یونیورسٹی میں سائنس کی طالبات کے لئے۔

نصرت جہاں ۔ ایک ہزار کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے،، یونیورسٹی میں غیر سائنس کی طالبات کے لئے۔

احمدیہ ایلیمینٹری اسکول کے طلبا کے لئے مندرجہ ذیل وظائف کا اجرا کیا گیا ہے

محمود ۔ پانچ سو کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، چوتھے گریڈ میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے۔

ناصر ۔ پانچ سو کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، پانچویں گریڈ میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے۔

طاہر ۔ پانچ سو کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، چھٹے گریڈ میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے۔

مسرور ۔ پانچ سو کینیڈین ڈالر کے دو وظیفے، ساتویں گریڈ میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے۔

حفظ قرآن اسکول کے طلبہ و طالبات کے لئے مندرجہ ذیل وظائف کا اجرا کیا گیا ہے

نور ۔ پانچ سو ڈالر کا وظیفہ، کم سے کم مدت میں قرآن کریم حفظ کرنے والے حافظ کے لئے۔

عائشہ ۔ پانچ سو ڈالر کا وظیفہ، کم سے کم مدت میں قرآن کریم حفظ کرنے والی حافظہ کے لئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد مجلس انصار اللہ کینیڈا نے امسال ۳۵۰۰۰ کینیڈین ڈالر اس بابرکت تحریک کے لئے مختص کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان وظائف سے مستفید ہونے والے تمام طلباء اپنی دینی اور دنیوی تعلیم میں اعلیٰ مقام حاصل کریں (آمین)

طلوع وغروب آفتاب

10مارچ2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:18	18:28
مدینہ منورہ	05:18	18:28
قادیان	05:24	18:33
ربوہ	05:04	18:13
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:58	18:00